تصوف کا ادب، شاعری اور موسیقی پر اثر

Influence of Sufism on Literature, Poetry and Music

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.15176548

Dr Shazia Bano

***Dr Inam Ur Rahman*

****Abdul Latif Nangraj*

Abstract:

The impact of Sufism on Islamic culture is profound, especially in areas like literature, poetry, and music. Sufism, with its mystical approach, deeply influenced the development of Arabic and Persian literature. Its emphasis on spiritual experience and divine love led to the creation of some of the most notable works in classical Islamic literature. For instance, poets like Ibn Arabi, Ibn al-Farid, and Abdul Ghani al-Nabulsi infused their verses with themes of divine unity, inner transformation, and the pursuit of closeness to God, which became central elements of Sufi poetry

In terms of music, Sufism contributed significantly to the development of both the theory and practice of Islamic music. Sufis saw music, particularly mystical chants and instrumental music, as a way to purify the soul and elevate the spirit. The famous Sufi whirling dance (or dervish) and the use of instruments like the ney (flute) are just a few examples of how Sufis utilized music to transcend worldly concerns and experience divine presence

Additionally, Sufism's influence extended to architectural practices.While initially rejecting figurative sculpture, Sufis contributed to the creation of grand, symbolic structures, such as the domes and tombs of saints, which served as spiritual centers. These structures, adorned with intricate designs, became places for contemplation and remembrance, merging spiritual significance with artistic expression.

Keywords: *Influence of Sufism on Literature, Poetry and Music*

تصوف ایک ایسا روحانی نظام یا طرزِ فکر ہے جو باطن کی پاکیزگی، اللہ کی محبت، نفس کی اصلاح اور روحانی کمال حاصل کرنے پر زور دیتا ہے۔ تصوف کے مباحث اور فصول کو عام طور پر مختلف موضوعات کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔ ان مباحث کی تفصیل درج ذیل ہے:

....

*Assistant professor Islamiyat, Government Graduate College for Women Chungi no.14 Multan

**Lecturer, Shaikh Zayed Islamic Centre, University of Peshawar

***Lecturer Shaheed Benazir Bhuttoo University Shaheed Benazirabad

تعریف تصوف

- **لغوی تعریف** : تصوف کا لفظ "صوف" سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے اُون۔ صوفیاء کو یہ نام شاید اُن کے سادہ لباس کی وجہ سے دیا گیا۔ **علامہ عبدالرحمٰن جامیؒ** اپنی کتاب **"نفحات الانس"** میں لکھتے ہیں: **"قِیلَ اِنَّہٗ سُمِّیَ صُوفِیًّا لِارْتِدَائِہِ الصُّوفَ"** یعنی، کہا گیا کہ صوفی کو صوفی اس لیے کہا گیا کہ وہ اُون کا لباس پہنتا تھا۔[1]
- **اصطلاحی تعریف** : اللہ کی رضا کے لیے دنیاوی خواہشات کو ترک کر دینا، اخلاقِ رذیلہ سے اجتناب اور اخلاقِ حمیدہ کو اپنانا تصوف کی اصطلاحی تعریف ہے۔[2]

صفا"(پاکیزگی) سے ماخوذ

- بعض محققین کا خیال ہے کہ تصوف کا تعلق **"صفا"(پاکیزگی)** سے ہے۔
- تصوف کی اصل روحانی صفائی اور دل کو تمام آلودگیوں سے پاک کرنا ہے۔

شیخ علی ہجویریؒ اپنی کتاب **"کشف المحجوب"** میں لکھتے ہیں: **وَالصُّوفِيُّ مَنْ صَفَا قَلْبُہٗ لِلّٰہِ"** یعنی، صوفی وہ ہے جس کا دل اللہ کے لیے صاف ہو جائے۔[3]

صفّہ "(مسجد نبوی کا چبوترہ) سے ماخوذ

- کچھ اہلِ علم کا کہنا ہے کہ تصوف کا ماخذ **"صفّہ "** ہے۔
- صفّہ وہ جگہ تھی جہاں مسجدِ نبوی میں غریب مہاجر صحابہ رہتے تھے۔
- یہ لوگ دنیاوی مال و دولت سے بے نیاز تھے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھتے تھے، لہٰذا صوفی بھی انہی اوصاف کا حامل ہوتا ہے۔[4]

تاریخِ تصوف

تصوف کے تاریخی پس منظر اور اس کے آغاز پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

- **ابتدائی دور** : حضرت حسن بصریؒ، رابعہ بصریؒ اور دیگر ابتدائی صوفیاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔
- **عہدِ وسطیٰ** : تصوف کے اصولوں کی تدوین، خانقاہی نظام کا قیام اور مشہور صوفی سلسلوں (قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ) کا تعارف کیا جاتا ہے۔
- **جدید دور** : جدید دنیا میں تصوف کی اہمیت اور اس کا معاشرتی اثر۔[5]

فلسفۂ تصوف

یہ فصل تصوف کی روحانی اور فلسفیانہ بنیادوں سے متعلق ہے۔

- **وحدت الوجود** : ابنِ عربی کا تصور کہ اللہ کی ذات ہر شے میں موجود ہے۔
- **وحدت الشہود** : شیخ احمد سرہندیؒ کا نظریہ کہ اللہ کی ذات ہر جگہ نظر آتی ہے، مگر ہر شے اللہ نہیں ہے۔
- **انسان اور کائنات کا رشتہ** : انسان کی حقیقت، اس کی روحانی ترقی اور خدا تک رسائی کے مراحل۔[6]

تصوف کے مقاصد

تصوف کا بنیادی مقصد بندے کو اللہ کے قریب کرنا اور دنیاوی تعلقات میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ اس کے چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

- **تزکیہ نفس** : نفس کی صفائی اور برے اخلاق کو چھوڑ کر اچھے اخلاق اپنانا۔
- **قربِ الٰہی** : اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا۔
- **روحانی ترقی** : انسان کی باطنی اور روحانی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا۔
- **محبت و معرفت** : اللہ کی محبت میں فنا ہونا اور اس کی معرفت حاصل کرنا۔[7]

اصولِ تصوف

تصوف میں کچھ بنیادی اصول ہیں جن کی پیروی ہر سالک (روحانی مسافر) پر لازم ہے۔

- **توبہ** : اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔
- **صبر** : مشکلات اور پریشانیوں میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا۔
- **شکر** : نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا۔
- **زہد** : دنیا سے بے رغبت ہو کر آخرت کی طرف متوجہ ہونا۔
- **ریاضت و مجاہدہ** : نفس کو قابو میں رکھنے کے لیے سخت محنت کرنا۔
- **رضا** : اللہ کی رضا کو اپنے ہر کام میں مقدم رکھنا۔[8]

اصطلاحاتِ تصوف

تصوف کی مخصوص اصطلاحات کو سمجھنا ضروری ہے۔ چند اہم اصطلاحات درج ذیل ہیں:

- **فقر** : اللہ کی رضا کے لیے دنیا کی بے رغبتی۔
- **فنا** : اپنے وجود کو اللہ کی ذات میں مٹا دینا۔
- **بقا** : اللہ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنا۔
- **حال** : سالک پر ایک عارضی روحانی کیفیت کا طاری ہونا۔

- **مقام** : سالک کا روحانی مرتبہ جو مستقل ہوتا ہے۔
- **مشاہدہ** : اللہ کی ذات یا صفات کا روحانی نظارہ۔
- **ذکر** : اللہ کا بار بار ورد کرنا۔

سلاسلِ تصوف

تصوف میں مختلف سلاسل (روحانی سلسلے) قائم ہوئے جو مختلف اولیاء کے طریقوں پر مبنی ہیں۔

- **قادریہ** : حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ سے منسوب سلسلہ۔
- **چشتیہ** : حضرت معین الدین چشتیؒ سے منسوب سلسلہ۔
- **نقشبندیہ** : حضرت بہاء الدین نقشبندؒ سے منسوب سلسلہ۔
- **سہروردیہ** : حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے منسوب سلسلہ۔[9]

مراتب و مقاماتِ تصوف

تصوف میں سالک کو مختلف روحانی مقامات سے گزرنا پڑتا ہے۔

- **مقامِ توبہ** : بندہ گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے۔
- **مقامِ زہد** : دنیا کی محبت سے دل صاف ہو جاتا ہے۔
- **مقامِ صبر** : انسان اللہ کی مرضی پر راضی رہتا ہے۔
- **مقامِ شکر** : اللہ کی نعمتوں پر ہر حال میں شکر ادا کرنا۔
- **مقامِ رضا** : انسان ہر حالت میں اللہ کی مرضی کو قبول کر لیتا ہے۔
- **مقامِ فناء** : انسان اپنی ذات کو مٹا کر اللہ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔[10]

تصوف اور شریعت

تصوف میں شریعت کی پابندی لازمی سمجھی جاتی ہے۔

- **شریعت و طریقت** : شریعت (ظاہر) اور طریقت (باطن) کو ایک دوسرے کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے۔
- **تزکیہ نفس** : شریعت کے احکام پر عمل کر کے نفس کی صفائی کرنا۔
- **عمل بالسنّت** : نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ہر صوفی کے لیے لازمی ہے۔[11]

تصوف کی تنقید

تصوف پر مختلف حلقوں کی جانب سے تنقید بھی کی گئی ہے۔

- **بدعات کا فروغ** : بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ تصوف میں غیر شرعی رسومات داخل ہو گئیں۔
- **عوامی جہالت** : عوام نے صوفیاء کی تعلیمات کو توہمات اور رسم و رواج میں بدل دیا۔
- **خانقاہی نظام** : بعض سمجھتے ہیں کہ خانقاہی نظام نے مسلمانوں کو جہاد اور عملی زندگی سے دور کر دیا۔

تصوف کی معاشرتی اہمیت

تصوف نے معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔

- **اخلاقی تربیت** : صوفیاء نے معاشرے میں اخلاقی اقدار کو پروان چڑھایا۔
- **معاشرتی اتحاد** : تصوف نے محبت اور اخوت کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی پیدا کی۔
- **بین المذاہب ہم آہنگی** : تصوف نے دیگر مذاہب کے ساتھ بھی محبت کا درس دیا۔[12]
- **صفا** (پاکیزگی) سے ماخوذ:

تصوف کا مطلب دل اور روح کی صفائی اور پاکیزگی ہے۔ اس میں نفس کی اصلاح، اللہ کی محبت اور رذائلِ اخلاق کو ترک کرنا شامل ہے۔ **اسلامی ثقافت میں تصوف کے اثرات**

اسلامی ثقافت میں تصوف اثرات:

اسلامی ثقافت میں تصوف نے گہرا اور ہمہ جہت اثر ڈالا ہے۔ اس نے مسلمانوں کے عقائد، عبادات، اخلاق، سماجی رویوں، علوم و فنون اور ادب و شاعری پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ تصوف نے اسلامی معاشرتی زندگی کو اندرونی طور پر پاکیزہ، محبت اور اخوت پر مبنی بنایا۔ ذیل میں اسلامی ثقافت پر تصوف کے اہم اثرات کو تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔[13]

اخلاق و کردار پر اثرات

تصوف کا سب سے اہم اثر مسلمانوں کے **اخلاقی اور روحانی کردار** پر پڑا۔ تصوف کے مطابق، انسان کو اپنے نفس کی پاکیزگی، دل کی صفائی اور اخلاقِ حسنہ کو اپنانا چاہیے۔ صوفیاء نے سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اسلامی معاشرے میں محبت، ہمدردی، اخلاص، صبر اور شکر جیسے اوصاف کو فروغ دیا۔

اہم اثرات:

- **صبر، شکر، اور قناعت** : صوفیاء نے دنیا کی محبت کو دل سے نکالنے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا درس دیا۔
- **محبت اور اخوت** : تصوف نے اسلامی ثقافت میں انسانوں سے محبت، بھائی چارے اور دوسروں کی مدد کے جذبے کو فروغ دیا۔
- **نفرت اور دشمنی کا خاتمہ** : تصوف نے حسد، کینہ اور بغض جیسی بیماریوں سے بچنے کی تعلیم دی۔

- **تزکیہ نفس** : نفس کی اصلاح اور دل کی صفائی، تصوف کا بنیادی مقصد ہے۔[14]

دینی تعلیمات اور روحانیت پر اثرات

تصوف نے **عبادات** اور **روحانیت** کے تصورات کو گہرا کیا۔ عبادات میں خشوع و خضوع کو بڑھایا اور ذکر، مراقبہ، اور خلوت جیسے روحانی اعمال کو اہمیت دی۔ صوفیاء کا یہ عقیدہ تھا کہ ظاہری عبادات کے ساتھ ساتھ باطنی اصلاح بھی ضروری ہے۔

اہم اثرات:

- **ذکر واذکار** : تصوف نے ذکرِ الٰہی کی مختلف صورتوں کو رائج کیا، جیسے **اسمِ ذات کا ذکر**، **کلمہ طیبہ کا ذکر**، اور **درود و سلام** کا ورد۔
- **مراقبہ اور خلوت** : تصوف میں **مراقبہ** (Meditation) کو خاص اہمیت دی گئی، جہاں صوفی اللہ کی طرف مکمل توجہ مرکوز کرتا ہے۔[15]
- **باطنی اصلاح** : تصوف میں یہ تصور دیا گیا کہ عبادات کی اصل روح دل کی صفائی ہے۔ عبادت کے ذریعے اللہ کے قرب کا حصول مقصود ہے۔
- **عشقِ الٰہی** : اسلامی ثقافت میں عشقِ الٰہی کا تصور تصوف کا خاص تحفہ ہے، جہاں انسان ہر حال میں اللہ سے محبت کرتا ہے۔[16] **الصوفي هو الذي لا يلتفت إلى شيء سوى الله**". یعنی، صوفی وہ ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کی طرف نہ دیکھے۔

ادب، شاعری اور ثقافت پر اثرات

تصوف نے **ادب اور شاعری** میں اہم موضوعات اور نئے اسالیب متعارف کروائے۔ **محبت**، **عشق**، **معرفت اور وحدت الوجود** جیسے تصورات فارسی، اردو اور دیگر زبانوں کی شاعری میں شامل ہوئے۔ صوفی شعراء نے اپنے اشعار کے ذریعے اسلامی ثقافت کو نئی جہت دی۔[17]

اہم اثرات:

- **صوفیانہ شاعری** : رومی، حافظ، شیخ سعدی، بابا بلھے شاہ، وارث شاہ، خواجہ غلام فرید اور شاہ عبداللطیف بھٹائی جیسے صوفی شعراء نے اسلامی ثقافت میں روحانیت کا رنگ بھر دیا۔
- **محبت، وحدت الوجود، اور فنا فی اللہ** : صوفیانہ شاعری میں اللہ کی محبت، وحدت الوجود اور فنا فی اللہ جیسے تصورات کو پیش کیا گیا۔

- **عوامی ثقافت پر اثر** : صوفی شعراء کے کلام کو عوام نے قبول کیا، جس سے اسلامی ثقافت میں محبت، امن اور رواداری کا پیغام عام ہوا۔

مثال:

بلھے شاہ کے اشعار میں تصوف کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں:

بلھیا کی جاناں میں کون؟

یہ شعر خودی کے خاتمے، فنا فی اللہ اور معرفتِ الٰہی کے تصور کو ظاہر کرتا ہے۔

معاشرتی رویوں اور اخوت پر اثرات

تصوف نے معاشرتی رویوں اور اخوت کے نظریے کو فروغ دیا۔ **عدم تشدد، رواداری، بھائی چارہ اور مساوات** جیسے اصول صوفیاء کی تعلیمات کا حصہ بنے، جنہوں نے اسلامی ثقافت کو نرم اور محبت بھرا بنایا۔

اہم اثرات:

- **بین المذاہب ہم آہنگی** : صوفیاء نے غیر مسلموں کے ساتھ بھی محبت اور حسنِ سلوک کی تعلیم دی۔
- **رواداری اور برداشت** : صوفیاء نے معاشرے میں اختلافِ رائے کو قبول کرنے کی تعلیم دی۔
- **فلاحی کاموں کا فروغ** : صوفیاء نے لنگر خانوں، مسافر خانوں اور پناہ گاہوں کے قیام کے ذریعے غرباء کی مدد کی۔

"المحبة هي أساس العلاقة بين الناس". یعنی، محبت لوگوں کے درمیان تعلق کا بنیادی اصول ہے۔[18]

تصوف اور فنونِ لطیفہ پر اثرات[19]

تصوف نے اسلامی ثقافت میں **فنونِ لطیفہ**، جیسے **موسیقی، رقص اور خطاطی** کو بھی متاثر کیا۔ قوالی، سماع، اور صوفیانہ موسیقی میں تصوف کی جھلک نظر آتی ہے۔

اہم اثرات:

- **صوفیانہ موسیقی** : قوالی، دف، اور دیگر ساز و آواز کا استعمال تصوف کی مجالس میں روحانی کیفیت پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔
- **سماع** : صوفیاء کی مجالس میں ذکر و سماع کی محفلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
- **فنِ خطاطی** : تصوف نے خطاطی اور فنونِ لطیفہ میں **اسمائے حسنیٰ** اور **اسمِ اللہ** کی خوبصورت تحریریں بنانے کا رجحان دیا۔

مثال: حضرت امیر خسروؒ نے قوالی کے ذریعے اسلامی ثقافت کو روحانی موسیقی سے روشناس کرایا۔

- صوفی خطاطی میں کلمہ طیبہ، بسم اللہ اور اللہ کے ناموں کو خوبصورت انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

نتیجہ بحث:

تصوف نے اسلامی ثقافت کے ہر پہلو پر اثر ڈالا۔ اخلاق، عبادات، روحانیت، ادب، موسیقی اور معاشرتی رویوں میں تصوف کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ تصوف نے مسلمانوں کے اندر محبت، اخوت، برداشت اور روحانی ترقی کی طرف مائل کیا۔ **محبت، امن اور باہمی رواداری** پر مبنی اسلامی ثقافت میں جو خوبصورتی نظر آتی ہے، وہ صوفیاء کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

الحواشی

---

[1] طبقات الصوفیۃK محمد بن الحسین بن محمد بن موسی بن خالد بن سالم النیسابوري، أبو عبد الرحمن السلمي (ت ھ) المحقق: مصطفی عبد القادر عطا الناشر: دار الکتب العلمیۃ—بیروت الطبعۃ: الأولی، ھ- م ص137

Tabaqat al-Sufiya, Muhammad bin Al-Husayn bin Muhammad bin Musa bin Khalid bin Salem al-Nisaburi, Abu 'Abd al-Rahman al-Salami (d. 412 AH) al-Muhaqiq: Mustafa Abdul Qadir Ata al-Nashr: Dar-ul-Katab al-Ilmiyyah - Beirut al-Tabata: Al-Awli, 1419/1998, p. 137

[2] نقوی، زاہد، "برصغیر میں اسلامی فن تعمیر"، قومی ادارہ برائے ثقافت، 2002، ص210۔

Naqvi, Zahid, "Islamic Architecture in the Subcontinent", National Institute of Culture, 2002, p. 210.

[3] شیخ علی ہجویریؒ اپنی کتاب "کشف المحجوب ص16

Shaykh Ali Hajveri in his book Kashf al-Mahzab p16

[4] (أبو الوفا التفتازاني، التصوف: نشأته وتطوره، ص. 15.

) Abu'l-Wafa al-Taftazani, al-Tasawwuf: Nishatah Watturah, p. 15(

[6] (أبو الوفا التفتازاني، التصوف: نشأته وتطوره، ص. 20.

) Abu'l-Wafa al-Taftazani, al-Tasawwuf: Nishatah Watturah, p. 20(

[7] کشف المحجوب مصنف: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ جلد 1 : صفحہ 40 :

Kashf-ul-Mahjoob Author: Hazrat Dataganj Bakhsh Ali Hajveri, Vol. 1, p. 40

[8] (أبو الوفا التفتازاني، التصوف: نشأته وتطوره، ص. 15.

) Abu'l-Wafa al-Taftazani, al-Tasawwuf: Nishatah Watturah, p. 15(

"[9] اللطائف الشاذلیۃ "الذي یشرح معالم الطریقۃ وأذکارھا (الشاذلي، لطائف المنن، ص. 120

"Al-Ta'if al-Shazliyyah", which is the sharh al-ma'alam al-tareeqah wa'azkarah (al-Shazli, Litaif al-Mannan, p. 120).

[10] کشف المحجوب مصنف: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ جلد 1 : صفحہ :42-50

Kashf-ul-Mahjoob Author: Hazrat Dataganj Bakhsh Ali Hajveri, Vol. 1, pp. 42-50

"[11]اللطائف الشاذلية "الشاذلي، ص.121-126

"Al-Ta'if al-Shazliyyah" al-Shazli, pp. 121-126

[12]الرسالۃ القشیریۃ :امام ابوالقاسم قشیریؒ جلد 1 :صفحہ 20 :

Al-Risalat al-Qashiriyyah: Imam Abu al-Qasim Al-Qasheri, Vol. 1, p. 20

13رومی، جلال الدین، "مثنوی معنوی"، مترجم: نکلسن، دار الشروق، 1996، جلد 1، ص 34۔

Rumi, Jalal-ud-Din, "Masnavi Minawi", trans. Nicholson, Dar al-Sharuq, 1996, Vol. 1, p. 34.

[14]کشف المحجوب مصنف :داتا گنج بخش علی ہجویریؒ صفحہ 150 :

Kashf al-Mahjoob Author: DataGanj Bakhsh Ali Hajveri, p. 150

15کشف المحجوب مصنف :داتا گنج بخش علی ہجویریؒ صفحہ :154-160

Kashf al-Mahjoob Author: Dataganj Bakhsh Ali Hajveri, pp. 154-160

[16]الرسالۃ القشیریۃ: ص 30

Al-Risalat al-Qashiriyyah, p. 30

17رومی، جلال الدین، "مثنوی معنوی"، مترجم: نکلسن، دار الشروق، 1996، جلد 1، ص 34۔

18الفتوحات المکیہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ صفحہ 200 :

Al fotohaat al makia,Shaykh Mohi-ud-Din Ibn Arabi, p. 200

[19] رومی، جلال الدین، "مثنوی معنوی"، مترجم: نکلسن، جلد 1، ص 34۔

Rumi, Jalal-ud-Din, "Masnavi Minuti", trans. Nicholson, Vol. 1, p. 34.